أعوذ بالله من الشيطن الرجيم ۝ بسم الله الرحمن الرحيم ۝

ربنا انزل علينا مائدة من السماء
تكون لنا عيدا لاولنا واخرنا واية منك
وارزقنا وانت خير الرزقين ۝ قال الله
اني منزلها عليكم فمن يكفر بعد منكم
فاني اعذبه عذابا لا اعذبه احدا
من العلمين ۝

الفوائد العائدہ
فی تفسیر
آیت المائدہ

از تصنیف مولنا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی

مطبع میگزین میں ماسٹر فضل اللہ مینیجر میگزین کے اہتمام سے چھپا

ٹیچنگز آف اسلام

یعنی انگریزی ترجمہ حضرت میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعودؑ کے اس عظیم الشان لیکچر کا جو ۱۸۹۶ء کے جلسہ مہوتسو میں چار پانچ ہزار کے مجمع میں پڑھا گیا تھا اور نہایت ہی دلچسپی اور قبولیت سے پبلک نے سنا۔ اس لیکچر میں مصنف موصوف نے اسلام کو نہایت ہی احسن پیرایہ میں صرف قرآن شریف سے استنباط کر کے بیان فرمایا ہے۔ اور تمام اعتراضات جو بڑی بڑی مخالفین و معاندین اسلام بڑی تحدی اور زور سے کرتے رہے یا اب کرتے ہیں نہایت ہی سنجیدگی اور لطافت سے انکے جوابات اصولی طور پر بیان فرمائے ہیں جنسے خواہ کیسا ہی متعصب اور زود رنج مخالف کیوں نہ ہو کبیدہ خاطر نہیں ہو سکتا بلکہ سوائے سکوت کے اور کوئی جواب بھی پیش نہیں کر سکیگا اور ایک شریف الطبع اور حق جو مخالفِ اسلام کو سوائے سرِ تسلیم خم کرنیکے اور کوئی چارہ نہیں ہو سکتا۔

بڑی خوبی اور لطافت جو اس مضمون کو خاص فوقیت اور یکتائی دے رہی ہے یہ ہے کہ اوّل اس مضمون کو خدائے تعالیٰ کی کتاب یعنی قرآن کریم سے بیان کیا گیا ہے۔ دوم اس مضمون میں باوجود اعتراضوں کا جواب دینے اور دوسرے مذاہب کا تذکرہ کرنیکے کسی قسم کی اشارۃً یا کنایۃً زد نہیں کی گئی بلکہ صرف اسلام کی سچی فلاسفی اور خوبیاں پبلک کے کانوں تک پہنچانیکی کوشش کیگئی ہے۔ اور توحید باری تعالےٰ اور رسالت آنحضرت صلعم کی صداقت بیان کیگئی ہے چونکہ حضرت مسیح موعودؑ کی بے نظیر تصنیفات اور تالیفات میں ایک ایسا مضمون ہے جسمیں مکمل اور مختصر طور پر اسلام کی صداقت بیان کیگئی ہے اسلیئے پبلک کے دینی اور روحانی فائدہ کو مدِّ نظر رکھکر اور تبلیغ اسلام کا بڑا ذریعہ سمجھکر اسکو انگریزی زبان میں ترجمہ کر کے ولایت میں چھپوایا گیا ہے اور اسکی بہت سی کاپیاں ولایت اور دیگر بلاد یورپ اور امریکہ جاپان وغیرہ میں مفت تقسیم کی گئی۔ اور کچھ کاپیاں فروخت کے لیئے بھی منگوالی گئی ہیں۔ یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہر ایک انگریزی خوان مسلمان کے ہاتھ میں ہو۔ احباب خود بھی خریدیں اور تبلیغ اسلام کیلیئے چند کاپیاں خرید کر مفت تقسیم کر کے اسکا اجر اللہ تعالیٰ سے لیں۔ قیمت بغرض توسیع اشاعت باوجود دو سو صفحہ اور عمدہ ولایتی کاغذ اور خوبصورت جلد کے بہت ہی تھوڑی رکھی ہے یعنی مجلد کی عہ اور بے جلد ۱۲ر علاوہ محصولڈاک ۔ اصل مضمون اردو کی قیمت ۸ر

جو صاحب منگوانا چاہیں دفتر ریویو آف ریلیجنز قادیان ضلع گورداسپور سے منگوالیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ

الفوائد العائدہ

فی تفسیر

اٰیت المائدہ

اللّٰھم الھمنی علماً افقہ بہ اوامرك و نواھیك وارزقنی فھماً اعلم بہ کیف اناجیك یا ارحم الرّاحمین۔ اللّٰھم ارزقنی فھم النّبیّین وحفظ المرسلین۔ و الھام الملٰئکۃ المقرّبین۔ برحمتك یا ارحم الرّاحمین۔ اللّٰھم اکرمنی بنور الفھم واخرجنی من ظلمات الوھم وافتح لی ابواب رحمتك وانشر علیّ من خزائن علمك یا ارحم الراحمین۔[۱] اٰمین ثم اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرّجیم[۲] اِذۡ قَالَ الۡحَوَارِيُّوۡنَ يٰعِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ هَلۡ يَسۡتَطِيۡعُ رَبُّكَ اَنۡ يُّنَزِّلَ عَلَيۡنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ‌ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۝ قَالُوۡا نُرِيۡدُ اَنۡ نَّاۡكُلَ مِنۡهَا

---

[۱] یا اللہ مجھکو وہ علم عنایت فرما جس سے تیری حکموں کو اور تیری ممنوعات کو سمجھوں اور عطا کر مجھکو ایسا فہم جس سے جان لوں میں تجھ سے مناجات کرنیکو اے سب رحم کرنیوالوں سے بڑے رحم کرنیوالے یا اللہ عطا کر تو مجھکو سمجھ نبیوں کی سی اور حفظ رسولوں کا سا اور الہام فرشتوں جیسا بسبب رحمت اپنی کے ارحم الراحمین۔ یا اللہ میرا اکرام کر ساتھ نور فہم کے نکال دے مجھکو اندھیروں وہم سے اور کھولدے تو میرے واسطے اپنی رحمت کے دروازے اور پھیلا دے مجھ پر اپنے علم کے خزانہ میں سے یا ارحم الراحمین۔ آمین۔

[۲] پھر پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ تعالیٰ کے شیطان مردود سے۔

وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝[1] (پارہ ۷ ۔ رکوع ۴)

یہ آیۃ کریمہ سورہ مائدہ کے آخر میں ہے۔ مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں بہت کثرت کے ساتھ اقوال مختلفہ لکھے ہیں۔ کسی نے تو حضرت عیسٰیؑ کے ہی وقت میں اس مائدہ مندرجہ آیت کا نزول اپنے زعم میں ثابت کیا ہے۔ اور پھر اُس مائدہ کے بارہ میں اسقدر اقوال مختلفہ لکھے ہیں کہ مصداق ہیں ع شد پریشاں خواب من از کثرت تعبیرہا کے اور بعض مفسرین نے حضرت عیسٰیؑ کے وقت میں عدم نزول مائدہ کا قسمہائے غلیظ کھا کر انکار محض کیا ہے جیسا کہ امام حسن بصری و مجاہد رضی اللہ عنہما وغیرہ لکھتے ہیں کہ جب لوگوں نے ناشکری پر سخت عذاب آنکی وعید سُنی تو پھر درخواست نہ کی۔ اس لیئے مائدہ نہیں نازل ہُوا۔ کیونکہ اگر ہوتا تو اُس کے نازل ہونیکا دن نصارٰی میں عید کا دن ہو جاتا حالانکہ نہیں قرآن شریف سے بھی صرف دعا کرنا ثابت ہے انتہی اور تفسیر کشاف میں اسکا یہ قول لکھا ہے۔ عن الحسن وَاللّٰهِ مَا نَزَلَتْ وَلَوْ نَزَلَتْ لَكَانَ عِيْدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ[2]۔ غرض بوجوہات اس عدم نزول مائدہ کو ثابت

[1] اور یاد کرو جب کہا حواریوں نے کہ اے عیسٰی بیٹے مریم کے کیا تمھارے پروردگار سے ہو سکے گا کہ اُتارے ہم پر خوان بھرا ہُوا آسمان سے۔ کہا ڈرو اللہ سے اگر تم مومن ہو کہا اُنہوں نے ہم چاہتے ہیں کہ کھاویں اُسمیں سے اور چین پاویں ہمارے دل اور ہم جانیں کہ تُو نے ہم کو سچ بتایا اور ہوویں ہم اُسپر گواہ کہا عیسٰی بن مریم نے اے اللہ پروردگار ہمارے ہمپر اُتار ہم پر ایک خوان بھرا ہُوا آسمان سے کہ وہ دن عید ہے ہمارے پہلوں اور پچھلوں کو اور نشانی ہو تیری طرف سے اور روزی دے ہمکو اور تُو ہی سب سے روزی دینے والا ہے۔ کہا اللہ نے میں اُتارنے والا ہوں وہ خوان تم پر پھر جو کوئی تم میں ناشکری کرے اسکے پیچھے تو میں اُسکو وہ عذاب کرونگا۔ جو نہ کرونگا کسی کو جہان میں سے۔ ۱۲

[2] حسن بصری سے روایت ہے کہا اُنہوں نے قسم ہے اللہ کی وہ مائدہ نہیں نازل ہُوا اگر وہ نازل ہوتا تو وہ دن نزول کا عید ہو جاتا اولین و آخرین کے لیئے۔ ۱۲

کیا ہے ان اقوال مختلفہ مفسرین سے آیت کریمہ کی وہ عظمت شان جو کلام الٰہی کے لیئے لازم ہے ضائع ہوئی جاتی ہے۔ ونعوذ باللہ منہ غور فرمایا جاوے کہ اوّل تو اسی آیت کے مضمون ہدایت مشحون کی وجہ سے اس سورۃ کا نام سورہ مائدہ رکھا گیا جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سورۃ کے کُل مضامین میں یہی ایک مضمون ایسا اصل الاصول اور عظیم الشان ہے کہ اسکی عظمت شان کی وجہ سے اس سورۃ کا نام بھی سورہ مائدہ رکھا گیا ہے۔ ورنہ اس سورۃ میں صدہا احکام اور مضامین بیان فرمائے گئے ہیں۔ اگر یہ مضمون مائدہ کا اصل الاصول اور عظیم الشان نہ ہوتا تو کسی دوسرے مضمون کے ساتھ اس سورۃ کا نام رکھا جاتا پس معلوم ہوا کہ تمام احکام کا لب لباب اور اصل الاصول یہی مضمون مائدہ کا ہے۔ علاوہ یہ کہ قائلین نزول مائدہ کے اقوال نہ کہیں قرآن مجید سے ثابت ہیں نہ احادیث صحیحہ سے اور نہ دلائل عقلیہ سے بلکہ دلائل عقلیہ اُن اقوال کو ردّ کر رہے ہیں۔ کہ ایسا معجزہ یعنی نزول خوان ظاہری من السماء حکمت ایمان بالغیب کے خلاف ہے اور منکرین نزول مائدہ کے اقوال عظمت شان آیت اور اعجاز کلام الٰہی اور الفاظ تاکیدی مندرجہ آیت کو عبث اور لغو قرار دے رہے ہیں۔ مثلاً لفظ اِذْ ہے جو اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ میں ہے اُسکے پہلے لفظ اُذْکُرْ مقدر ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم کو حکم ہے کہ اس قصہ کو یاد کرتے رہیں۔ پس جو امر کہ واقع ہی نہ ہوا ہو اور ایک فرضی بات ہو اُسکے یاد رکھنے سے کیا فائدہ اور اگر واقع ہوا تو محض خلاف عقل کے اور نہ قرآن شریف میں اس کی تصریح اور نہ احادیث میں اس کا ذکر ہے۔ پھر ایسے مضمون خلاف کے یاد رکھنے سے بجز اسکے اور کیا نتیجہ ہے کہ کلام الٰہی جو معجزہ عظیم الشان ہے عبث اور لغو ہوا جاتا ہے ونعوذ باللہ منہ۔

واضح ہو کہ حواریوں نے اس معجزہ کی طلب میں چار امور یعنی اکل اطمینان قلب اور حصول علم صدق نبوت کا اور شاہد ہونا دوسروں کے لیئے بطور نتیجہ بیان کیئے ہیں۔ اور حضرت عیسیٰؑ نے اُنکے سوال پورا کرنیکے لیئے اس معجزہ کے وقوع کے واسطے بلفظ اللّٰھم اور ربّنا دعا بھی کی جو مقتضی ہے ربوبیت روحانی و جسمانی کو اور تمام اوّلین اور آخرین کے لیئے عید قرار دیا ہے جو لفظ عود سے مشتق ہے اور اس مائدہ کو

ایک نشان عظیم صداقت کا قرار دیا ہے اور آخر میں اللہ تعالیٰ کا خیر الرازقین بھی ہونا بیان کیا جو مقتضی ہے نزول مائدہ ظاہری و روحانی کو اور بعد اس دعا کے اللہ تعالیٰ نے بطور قبولیت دعا کے بڑی تاکید کے ساتھ اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا بھی فرما دیا۔ وغیرہ وغیرہ۔ ایسے الفاظ تاکیدی کسی امر غیر واقع کے لیئے نہیں آسکتے۔ یا ایسے امر کے لیئے جو خلاف عقل ہو اور نہ قرآن مجید اور احادیث میں اُسکا ذکر ہو اور نہ اناجیل میں اُسکی تصریح ہو اللہ تعالیٰ کے کلام پاک میں کیا مذکور ہوسکتے ہیں۔ کلا وحاشا[۱]۔

اور مزید براں یہ ہے کہ اناجیل وغیرہ میں بھی یہ قصہ مندرجہ قرآن مجید اور گفتگو حواریوں اور حضرت عیسیٰؑ کی کہیں مذکور نہیں۔ مفسرین نے اپنے قیاس سے بعض واقعات مندرجہ اناجیل کو اس قصہ پر منطبق کرنا چاہا ہے جس کا پورا انطباق قصہ مندرجہ آیت کریمہ پر نہیں ہوسکتا اندرین صورت بھی یہ قصہ مندرجہ قرآن کریم جو اصل الاصول کل مضامین سورۃ کا ہے اور اعظم المقاصد ہے مثل طوطا کہانی کے ہُوا جاتا ہے۔ تَعَالٰی شَانَ کَلَامِهٖ عَنْ ذٰلِكَ عُلُوًّا كَبِيْرًا[۲]۔ یہ تو ظاہر ہے کہ پانچ روٹیاں اور دو مچھلیوں کو مصداق اس مائدہ کا قرار دینا جیسا کہ بعض مفسرین نے لکھا ہے گو اُنسے کتنے ہی آدمی سیر ہو گئے ہوں ہرگز درست نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ نزول اس مائدہ کا اوّلین و آخرین کے لیئے قیامت تک کا عید ہونا حضرت عیسیٰؑ کی دعا میں مندرج ہے اور ایسی دعا کی قبولیت بتاکید تمام اِنِّی مُنَزِّلُهَا میں فرمائی گئی ہے کیونکہ ضمیر ھا کی اُسی مائدہ کی طرف رجوع ہوتی ہے جو موصوف ہے بصفات مذکورہ الفاظ دعا اور واقعہ انجیل یوحنا باب ۶ کو جو اس مائدہ کا مصداق گردانا گیا ہے۔ اُس میں مضمون مندرجہ الفاظ دعا حضرت عیسیٰؑ کے مذکور نہیں اور نہ الفاظ قبولیت دعا منجانب اللہ اُس میں مندرج ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اور جو مفسرین واسطے تطبیق الفاظ قرآنی کے اپنے من گھڑت قصے لکھتے ہیں۔ وہ اناجیل اربعہ میں سے کسی انجیل میں مذکور نہیں ثانیاً اگر تسلیم کیا جاوے کہ واقعہ مندرجہ یوحنا باب ۶ یا کوئی دیگر قصہ اُس کا مصداق ہو تو پھر نہ کتب عیسائیوں میں روز نزول اس مائدہ کا عید قرار دینا مرقوم ہے اور نہ عیسائیوں متقدمین و متاخرین نے

---

[۱] ہرگز نہیں ہرگز نہیں ۱۲۔ [۲] برتر ہے شان کلام اللہ کی ایسے لغو سے نہایت برتر ہونا ۱۲

اس نزول مائدہ کو عید قرار دیا۔ ثالثاً خود حضرت عیسیٰؑ کے ہی حیات میں بعد نزول اس مائدہ کے وہ کفر و انکار کیا گیا۔ کہ الاماں الاماں نظر کرو واقعہ صلیب پر جو ایک بڑا کفر ہے وہ ۳۳ء میں واقعہ ہوا ہے اور باب ۶ یوحنا کا واقعہ ۳۲ء میں واقع ہوا ہے بایں ہمہ عذاب موعود موافق وعید مندرجہ قرآن مجید کے اُنپر نازل نہیں ہوا ھٰذا خُلفٌ اور نہ بعد رفع یا توفی حضرت عیسیٰؑ کے آنحضرت صلعم تک کسی عیسائی مورخ نے کہیں لکھا ہے کہ کوئی عذاب موعود مندرجہ آیت مائدہ کا نازل ہوا جو واقعہ مندرجہ باب ۶ یوحنا کے نتیجہ کفر کا مصداق ہو اور نہ کسی اور مؤرخ غیر عیسائی نے لکھا اور جو عذاب نازل ہوئے ہیں اُنکو اس کفر مائدہ پر کسی نے مترتب نہیں کیا ومن ادّعیٰ فعلیہ البیان۔ ہاں ہم جس مائدہ کو مصداق ان آیات کا قرار دینگے وہ دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت ہے جس کا بیان ذیل میں انشاء اللہ تعالیٰ کیا جائیگا۔ تو پھر اُسکے خلاف کسی کا قول یا کسی کی تفسیر مقبول نہیں ہوسکتی عرب کہتا ہے۔ اذا جاء نہر اللہ بطل نہر معقل[۱]۔ ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی دعا میں گو لفظ اَنزِل کا ہے جو دفعۃً نزول پر دال ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے الفاظ قبولیت میں لفظ منزّل کا ہے جس میں نزول بتکرار کی طرف اشارہ ہے جو عید اوّلین و آخرین کے لیئے شامل ہے۔ ثانیاً۔ لفظ من السّمآء کا ہے جس سے مراد مائدہ روحانی و جسمانی دونوں ہیں۔ کیونکہ نعمتوں جسمانی کا نزول بھی آسمان سے ہے جو اپنے محل پر ہم نے ثابت کردیا۔ ثالثاً اُس مائدہ کا اوّلین و آخرین کے لیئے عید ہونا یعنی موجب خوشی و خرّمی کا مومنین کے لیئے ہونا لازم ہے رابعاً نشانات کا واقع ہونا بھی ضروری ہے جسکی طرف وآیۃ منک ناظر و مشعر ہے۔ خامساً رزق روحانی و جسمانی کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونا چاہیئے۔ جو مقتضی ہے صفت خیر الرازقین کا اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ کی اُسی دعا کو بتمامہٖ قبول کرکے فرماتا ہے کہ انّی منزّلھا جو اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ نزول مائدہ کا اوّلین و آخرین کے واسطے ضرور موجب خوشی و عید کا ہوتا رہے گا۔ سادساً۔ علاوہ اس قبولیت دعا کے یہ ہوگا کہ بعد اس نزول مائدہ کے جو کوئی کفر و تکذیب اُسکی کریگا۔ تو اُسپر ایسے عذابہائے شدید نازل ہونگے جو سابق ازمنہ میں کسی اُمت پر عالمین میں سے واقع

---

[۱] معقل ایک نام صحابی کا ہے جو بصرہ کے انہار میں سے ایک نہر اُسکی طرف منسوب کی جاتی ہے ماحصل مثل کا یہ ہے کہ امر اللہ کے مقابلہ میں کوئی شخص غالب نہیں آسکتا۔ ۱۲

نہ ہوئے ہونگے۔ اب ہم اس بات کا ثبوت دیتے ہیں کہ شریعت اسلام کو مائدہ کے ساتھ بڑی مناسبت اور مشابہت ہے۔ اور خود اس سورۃ کے کل مضامین میں بہت سی مناسبات ایسی مذکور ہیں جو مائدہ جسمانی میں پائی جاتی ہیں اس لیئے ہم بڑے زور سے دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ مراد اللہ تعالیٰ کی اس مائدہ مندرجہ آیت سے شریعت اسلام ہے۔ جسکو اللہ تعالیٰ نے وقتاً فوقتاً اور نجماً نجماً آنحضرت سید المرسلین و خاتم النبیین پر نازل فرمایا پس تنزیل مائدہ جو انی منزلہا میں مندرج ہے۔ ایک پیشین گوئی عظیم الشان ہے جو بذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پوری ہوئی۔ اہل بصیرت پر ظاہر ہوگا کہ شریعت اسلام کو مائدہ قرار دینا کچھ مستبعد نہیں ہے خصوصاً جبکہ اس میں کثرت سے مائدہ کے ساتھ مناسبات موجود ہوں دیکھو شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے بھی زمین کو مائدہ قرار دیا ہے چنانچہ فرمایا ؎

ادیم زمین سفرہ عام اوست ❊ برین خوان یغما چہ دشمن چہ دوست
چناں پہن خوان کرم گسترد ❊ کہ سیمرغ در قاف روزی خورد[1]

بیان چند مناسبات کا

مناسبت اول اس سورۃ کے اوائل میں سید الطعام کے اقسام بیان فرمائے گئے ہیں۔ جو نہایت درجہ مائدہ سے مناسبت رکھتے ہیں اور یہود نے جو اونٹ وغیرہ کا گوشت حرام کر رکھا تھا۔ اسکو بہیمۃ الانعام میں داخل فرما کر حلال کر دیا۔ مناسبت دوم چونکہ یہ مائدہ جسمانی اور روحانی دونوں قسم کو شامل تھا اس لیئے جو لحوم روح اور جسم دونوں کو مضر تھے خصوصاً روح انسانی کو سخت مضرت پہنچاتے تھے جن کو نصاریٰ نے حلال کر رکھا تھا۔ انکو حرام فرمادیا

---

[1] اور خود حضرت مجدد اللہ فی حلل الانبیاءؑ ارشاد فرماتے ہیں ؎

مائدہ[1] چیزیست دیگر خشک نان چیزے دگر ❊ خوردنی ہرگز نباشد نان خشک اے بے ہنر
دوستاں[2] را مائدہ بدہند از مہر و کرم ❊ پارہ ہائے خشک نان بیگانگاں را نیز ہم
نیز[3] ہم پیش سگاں آں خشک نان می افگنند ❊ مائدہ از لطف ہا پیش عزیزاں مے برند
ترک[4] کن ایں خشک نان را ہوش کن فرزانہ باش
گر خردمندی پئے آں مائدہ دیوانہ باش

اور دیگر اوامر جو روح بلکہ جسم کے واسطے بھی مفید دارین تھے اور نواہی جو جسم اور روح دونوں کے لیئے مضر تھے۔ اُنکو بھی بخوبی بیان فرما دیا گیا تاکہ یہ مائدہ آسمانی کامل و مکمل ہو جاوے اور کسب اموال کے جو طریقے ناجائز تھے اور اموال مکسوبہ جو اُن طریقوں سے حاصل ہوتے ہیں۔ اُن کا اکل بھی بنی آدم کے لیئے سخت مضر تھا۔ جیسا کہ خمر وغیرہُ اُنکو بھی حرام فرما دیا اور احکام شکار کے جس سے کھانے طیار کیئے جاتے ہیں وہ بھی اس سورہ میں مذکور فرمائے گئے اور اُس کے طرق ناجائز بھی۔ مناسبت سوم۔ چونکہ یہ مائدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نعمت عظیم الشان ہے اس لیئے اس نعمت کا ایسا پورا اور کامل ہونا تاقیامت چاہیئے کہ کوئی دوسری شریعت اُسکی نظیر نہ ہو سکے۔ اسلیئے فرمایا گیا کہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ [۱] لفظ اتمام نعمت کا مائدہ کے ساتھ نہایت مناسبت رکھتا ہے۔ اسلیئے اس سورۃ میں متعدد جگہ وارد ہوا ہے ایضاً فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ [۲] اور ماکولات کے علاوہ مستلذات غیر ماکولہ کی حلت و حرمت کا بیان بھی اس سورۃ میں فرمایا گیا ہے تاکہ یہ مائدہ مستلذات غیر ماکولہ سے بھی خالی نہ رہے۔ جیسا کہ نکاح وغیرہ سے اور جو مستلذات محرمہ ہیں اور روح انسانی کو ضرر پہنچانے ہیں اُس کا بھی ذکر فرمایا گیا۔ جیسا کہ عورتیں محرمات وغیرہ ہیں۔ اور چونکہ اہل کتاب نے چند بہیمۃ الانعام کو اور اُن سے تحصیل فوائد کو اپنی طرف سے حرام کر رکھا تھا۔ جیسا کہ بحیرہ وغیرہ جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں تھا۔ اُسکو حلال کر دیا اور فرمایا کہ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِیْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِیْلَةٍ وَّلَا حَامٍ وَّلٰکِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا [۳] (پارہ ۷ رکوع) الی آخرہ اور چونکہ اس مائدہ سے استفادہ بغیر طہارت جسمانی کے حاصل نہیں ہو سکتا اس لیئے ضروری ہوا کہ تشددات طہارت

---

[۱] آج کے دن تمھارے لیئے اسلام کو میں کامل کر چکا اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کر دیا۔ ۱۲

[۲] بے شک ہم ہی نے اُتارا قرآن مجید کو اور ہم ہی اُس کے حفاظت کرنیوالے ہیں قیامت تک ۱۲

[۳] بحیرہ اور نہ سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حام کوئی چیز خدا نے نہیں ٹھہرائی سلانے آخرہ

یہود کے دور کرکے مسائل طہارت جسمانی کے بھی بیان کئے جاویں اور جو تشدد یہود کے یہاں تھا اُس تشدد کو رفع کیا جاوے چنانچہ مسئلہ وضو و غسل و تیمم بیان فرما کر ارشاد فرمایا گیا۔ مَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۱﴾ (پارہ ۶ رکوع ۵) مناسبت چہارم اور چونکہ آخر آیت مائدہ میں وعید عذاب سخت کی ارشاد فرمائی گئی ہے اسلئے مومنین کے واسطے آپ کا اسم مبارک بشیر اور منکرین کے لیئے آپکا نام نذیر اس سورہ میں مذکور ہوا ہے کما قال اللّٰہ تعالےٰ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ﴿۵۲﴾ تاکہ منکرین کو اس عذاب موعود سے انذار فرمادیں۔ مناسبت پنجم۔ اور چونکہ اس مائدہ کے انزال سے مقصود اصلی یہ ہے۔ کہ بنی آدم کو حیات جاودانی حاصل ہو جیساکہ مائدہ جسمانی سے حیات جسمانی کا ابقاء علت غائی ہے اسلیئے حضرت آدمؑ کے بیٹوں کا قصہ بیان فرماکر باہمی قتل کا وبال و نکال بھی بیان کرنا ضروری ہوا تاکہ مائدہ روحانی کی مناسبت جو موجب ابدیت حیات ہے مائدہ جسمانی کے ساتھ حاصل ہو جاوے۔ جو موجب ابقاء حیات جسمانی ہے۔ مناسبت ششم۔ حواریوں کی درخواست میں اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا بھی مذکور تھا۔ اس لیئے اسی سورۃ میں ارشاد فرمایا گیا۔ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۳﴾ پارہ ۷ رکوع ۱) مناسبت ہفتم چونکہ اس مائدہ محمدی میں بہت سی اشیاء کو حرام فرمایا گیا ہے اور اُن کے کھانے اور ارتکاب سے روکا گیا ہے گو بعض خبیث الطبائع کو یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ نصاریٰ کے ہاں ان اشیاء محرمہ سے نہیں روکا گیا۔ اور تمھارے ہاں یہ اشیاء حرام کردی گئیں۔ تو مائدہ محمدی ناقص رہا جاتا ہے تو اُس شبہ کے دفعہ کے لیئے ارشاد

---

۵۱ نہیں چاہتا ہے اللہ کہ کوئی تنگی تم پر ڈالے اور لیکن چاہتا ہے وہ کہ تم کو پاک و صاف کردے اور پوری کردے اپنی نعمت کو تم پر تاکہ تم شکر کرو۔ ۱۲

۵۲ جیساکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس تحقیق آگیا تمھارے پاس بشارت دینے والا اور ڈرانے والا ۔ ۱۲

۵۳ اور کھاؤ تم جو تمکو اللہ تعالیٰ نے رزق دیا ہے دراں حالیکہ حلال اور طیب ہو اور ڈرو تم اللہ تعالیٰ سے جس پر تم ایمان لا رہے ہو۔ ۱۲

فرماتا ہے۔ قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ [۱] (پارہ ۷ رکوع ۲) اور مضر کھانوں سے پرہیز کرنا مائدہ جسمانی میں ضروری ہے۔ مناسبت ہشتم۔ اور دائرہ حلت کے وسیع کرنے کے لیئے ایک ایسا اصول بیان فرمایا گیا ہے جس سے ایک بڑی وسعت اور آسانی اہل اسلام کیلیئے حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ [۲] (پارہ ۷ رکوع ۳) اور اسی مقام سے علم اصول میں یہ مسئلہ مقرر ہو چکا ہے کہ اصل اشیاء میں حلت ہے پس جس کو شارع علیہ السلام نے حرام فرمادیا وہ حرام ہے باقی اشیاء حلال ہیں۔ مناسبت نہم۔ اور چونکہ مقدمہ اموال میں جو تحصیل اَطْعِمہ کے لیئے اسباب ہیں انسانوں میں باہمی خیانت اور تنازعات بھی واقع ہوجاتے ہیں۔ اسلیئے انفصال مقدمہ کے لیئے قانون شہادت اور حلف لینے کا اور وصیت کا بیان فرمایا ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ۝ [۳] (پارہ ۷ رکوع ۳) مناسبت دہم۔ منکرین اس مائدہ محمدی کے لیئے قرآن شریف میں نارضامندی اور سخط الٰہی وارد ہے۔ قال اللہ تعالیٰ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ [۴] (پارہ ۷ رکوع ۱۴) اور

---

[۱] کہہ تو کہ اموال خبیث جو مضر جسم و روح کے ہیں اور اموال طیب جو روح اور جسم کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ برابر نہیں ہوسکتے اور اگرچہ خوش معلوم ہو تجھکو کثرت خبیث اشیاء کی پس ڈرو تم اے عقل والو تا کہ تمکو کامیابی دین و دنیا

[۲] اے ایمان والو مت سوال کرو تم ایسی چیزوں سے کہ اگر وہ ظاہر کیجاویں تو بُری لگیں تم کو اور اگر تم پوچھوگے اُنکو جبکہ پیام نازل کیا جاتا ہے ظاہر کیجاویں گی تم کو عفو کردیا اللہ تعالیٰ نے اُنکے سوالات سے کیونکہ اللہ مغفرت کرنیوالا اور بردبار ہے ۔۱۲

[۳] اے ایمان والو جب تم میں سے کسی کے سامنے موت آموجود ہو تو وصیت کرتے وقت تم میں گواہی تم میں سے دو معتبر کی ہو یا اگر تم کہیں کو سفر کرو اور تم پر موت کی مصیبت آپڑے تو تم مسلمانوں کے سوا دو گواہ ۔۱۲

[۴] بدیں وجہ ناراض ہوا اللہ تعالیٰ اُنپر اور وہ عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ ۱۲

جو شخص مائدہ ظاہری وجسمانی قائم کرتا ہے اور صلائے عام دیدیتا ہے کہ جو چاہے اس مائدہ سے فوائد اکل حاصل کرے پس اگر کوئی شخص اس کی اس دعوت کو قبول نہیں کرتا اور توہین اور تحقیر اس مائدہ کی کرتا ہے تو وہ داعی بھی اس منکر سے ناراض ہو جاتا ہے۔ بالفعل یہ دس مناسبتیں کافی ہیں علٰی ہذا القیاس سخط الٰہی اس مائدہ کے مکذب پر ضرور وارد ہوگا۔ وَتِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَة اور مائدہ محمدی اور مائدہ جسمانی میں بسبب ان وجوہ شبہ کے ایک مشابہت تامہ ہے پس شریعت محمدی کو مائدہ قرار دینا کونسا استبعاد رکھتا ہے جس کے سبب اسکو مائدہ نہ کہا جاوے۔

اب ہم اس عذاب کا بیان کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ جس کا اشارہ اس آیت ذیل سورہ مائدہ میں مندرج ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ[۱] (پ۶ رکوع ۸) ان عذابوں مندرجہ آیت مائدہ کے وقوع کی تفصیل تو قرآن مجید کی اکثر آیات میں موجود ہے جس کا بیان کرنا ایک دفاتر طویلہ کو چاہتا ہے۔ اب ہم یہاں پر چند آیات کی طرف اشارہ کئے دیتے ہیں۔ ناظرین اصل واقعات اور انکے اسباب کو کتب تفاسیر اور احادیث اور سیر میں ملاحظہ فرمالیویں مثلاً ایک غزوہ بدر ہے جس میں مشرکین اور مکذبین پر سخت عذاب نازل ہوا اور اسکو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں ایک آیت قرار دیا ہے قال اللہ تعالیٰ قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ[۲] الی اٰخرہ (پارہ ۳ رکوع ۹) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واقعہ جنگ بدر کو ایک نشان عظیم الشان صداقت رسالت آنحضرت سید المرسلین ؐ کا قرار دیا ہے کیونکہ

---

[۱] جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے فساد کی غرض سے ملک میں دوڑے دوڑے پھرتے ہیں انکی سزا تو بس یہی ہے۔ قتل کر دیئے جائیں یا سولی دی جاوے انکو یا انکے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں۔ یا انکو دیس نکالا دیا جاوے۔ یہ تو دنیا میں انکی رسوائی ہوئی اور آخرت میں انکے لیئے عذاب ہے ۱۲

[۲] تحقیق ہے تمہارے لیئے ایک بڑا نشان دو گروہوں میں کہ وہ دونوں آپسمیں بھڑے ایک گروہ لڑتا تھا اللہ کی راہ میں ۔ ۱۲

آیۃً میں تنوین تعظیم کے لیئے ہے اور فی الحقیقت فتح جنگ بدر ایسی عظیم الشان فتح ہے
کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہٖ وسلم تک اللہ تعالیٰ کے اذن اور حکم
اور الہام سے بحیثیت کذائی مندرجہ احادیث واقع نہیں ہوئی اُسکی وجہ موجہ یہ ہے کہ
اہل اسلام مخالفین کو قریب اونیس سو (۱۹۰۰) کے دکھائی دیئے حالانکہ اہل اسلام صرف تین سو تیرہ (۳۱۳)
اور مخالفین قریب ایک ہزار کے تھے۔ کما قال اللہ تعالےٰ یَرَوْنَھُمْ مِثْلَیْھِمْ
رَأْیَ الْعَیْنِ [۵۱]۔ پس یہ نصرت اور تائید الٰہی بذریعہ فرشتوں کے واقع ہوئی اور ستر سرداران
قریش مقتول ہوئے اس میں ابوجہل سب کا سردار تھا اور ستر سردار قید میں آئے اور قبل اس
فتح کے پیشگوئی کے طور پر فرمایا گیا تھا۔ قُلْ لِلَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَ تُحْشَرُوْنَ
اِلٰی جَھَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِھَادُ ۵۲ (پ ۳ ع ۹) پھر دیکھو اس پارہ میں احادیث کو اگر کسی کو
دعویٰ ہو کہ جنگ بدر کی مانند بحیثیت مذکورہ بالا کسی وقت میں کوئی فتح واقع ہوئی ہے۔
تو وہ ثابت کرے یعنی پہلے سے ایسی فتح کی خبر قطعی طور پر دی گئی ہو اور مومنین بقدر تہائی
کے ہوں۔ مخالفین کی فوج سے اور ہر ایک کافر کے مقتول ہونے کی جگہ بتلا دی گئی ہو اور
مخالفین کی فوج تمام ساز و سامان جنگ سے مسلح اور مزین ہو اور مومنین کی جماعت اقل قلیل
نہایت درجہ بے ساز و سامان ہو۔ وکذا وکذا۔ پس اس سے بڑھکر نشان صداقت رسالت کا
اور کیا ہو گیا۔ کہ ان تین سو تیرہ (۳۱۳) میں صرف دو (۲) سوار اور چند زرہ پوش تھے اور اسّی (۸۰) کے پاس
تلواریں تھیں۔ باقی لٹھ پتھر لیئے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے نصرت اہل اسلام کے لیئے
آسمان سے فرشتے نازل فرمائے جو سواروں کی صورت میں تھے۔ اس لیئے اللہ تعالےٰ
نے کفار کی آنکھوں میں مسلمانوں کی جماعت دوچند کفار کی فوج سے دکھائی دی۔ فرشتوں
کے ذریعہ سے دیکھو سورہ انفال۔ جس سے کفار کے دل میں رعب پیدا ہو گیا۔ اور اہل اسلام
کے ہاتھ سے شکست فاش کھائی۔ اس فتح جنگ بدر سے تمام کفار یہود و نصاریٰ وغیرہ
پر ایسا رعب چھا گیا کہ وقتاً فوقتاً مغلوب ہونے چلے گئے۔ گو دعویٰ بڑے بڑے کرتے

---

۵۱ مسلمانوں کا گروہ اپنے سے دوچند دکھائی دے رہا تھا۔ ۱۲

۵۲ کہدے کافروں سے کہ ضرور تم مغلوب ہو جاؤ گے اور اُٹھائے جاؤ گے تم طرف جہنم کی اور بُرا ٹھکانا ہے۔ ۱۲

رہے۔ اور چند بے سروسامان عرب کے ہاتھ سے قیصر و کسریٰ کی قدیم سلطنتیں جو دنیا کو گھیرے ہوئے تھیں۔ اور اسوقت اُنکے برابر دنیا میں کوئی بادشاہت نہ تھی اُکھاڑ کر پھنکوا دیں اور اپنے قبضہ میں لے آئے جیساکہ سفر مثنیٰ باب ۱۸ میں موجود ہے پس جو پیشین گوئی استیصال مکذبین کی تھی وہ بہمہ وجوہ واقع ہوگئی۔ اور یہ سفر مثنیٰ کی پیشن گوئی اعمال باب ۳ میں بایں عبارت مندرج ہے۔ لِاَنَّ مُوْسٰى قَالَ لِلْاٰبَاءِ اِنَّ الرَّبَّ اِلٰهكُمْ سَيُقِيْمُ لَكُمْ مِنْ اِخْوَتِكُمْ نَبِيًّا مِثْلِيْ فَاسْمَعُوْا لَهٗ فِيْ جَمِيْعِ مَا يُخَاطِبُكُمْ بِهٖ وَسَتَكُوْنُ كُلُّ نَفْسٍ لَا تَسْمَعُ لِذٰلِكَ النَّبِيِّ وَتُطِيْعُهٗ تُسْتَاصَلُ مِنْ شُعُبِهَا۔ الیٰ آخرہ۔ اور اردو اعمال باب ۳ میں موسیٰ نے باپ دادوں سے کہا کہ اللہ جو تمھارا خدا ہے تمھارے بھائیوں میں سے تمھارے لیئے میری مانند ایک نبی پیدا کرے گا۔ جو کچھ وہ تم سے کہے سب سُنیو اور جو شخص کہ اُس نبی کی نہیں سُنیگا۔ اپنے لوگوں میں سے (ہلاک اور تباہ) ہو جائیگا۔ الیٰ آخرہ۔

اور پھر دیکھو سورہ حشر اور اُس کی تفسیر کو جو اشارتاً چند آیات اُسکی یہاں پر لکھی جاتی ہیں۔ قال اللہ تعالےٰ۔ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ فَاعْتَبِرُوْا يٰۤاُولِي الْاَبْصَارِ[۱] (پ۲۸ ع۳)

تنبیہ۔ سرکش یہود جب اپنی شرارت میں حد سے زیادہ بڑھ گئے تھے۔ اور بالآخر اُنکی شرارت کی سزا کے لیئے اُنکی گڑھی مستحکم کا گیارہ روز تک سخت محاصرہ کیا گیا۔ تو وہ غیظ میں آکر اس جلن کے مارے کہ بعد میں مسلمان ہمارے گھروں میں نہ رہیں۔ اور اس لالچ سے بھی کہ اپنا لکڑی کاٹھ کیوں چھوڑ دیں مکانوں کو گرانا شروع کر دیا۔ آپ بھی ڈھانے میں مصروف تھے اور مدینہ کے مسلمانوں سے بھی اس کام میں مدد لیتے تھے یہ ہے تفسیر یخربون بیوتھم بایدیھم وایدی المؤمنین کی دیکھو شرح اسکی کتب احادیث اور کتب تفاسیر میں۔ ایضاً فرمایا اللہ تعالےٰ نے

---

[۱] فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور ڈالدیا اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں میں ایسا رعب کہ اُجاڑتے تھے اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں سے اور مومنین کے ہاتھوں سے پس عبرت پکڑو اے بصیرت والو۔ ۱۲

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ؁[1] (پ۲۸ رکوع ۳) یہود کے نخلستان کا کاٹنا اور اُنکے کھیتوں کا برباد کرنا یا جلا دینا فی الحقیقت ایک ایسا عذاب ہے کہ اُسکی نظیر پہلے جہادوں میں نہیں پائی جاتی۔ اور اسی لیئے مخالفین اسلام ایسے عذابوں پر جو باذن اللہ اور موافق پیشین گوئی بائبل کے واقع ہوئے اعتراض کرتے ہیں۔ مگر ان عذابوں کا وقوع بموجب پیشگوئی مندرجہ بائبل کے بہت ہی ضروری تھا۔ اور ان عذابوں کے اسباب قویہ اہل کتاب کی نہایت درجہ کی سخت شرارتیں تھیں جو علل موجبہ ان عذابوں کے وقوع کے لیئے ہوگئیں۔ اور ایسے اشد باغیوں کی سزا ہر ایک قانون سلطنت میں ایسی ہی ہوا کرتی ہے۔ معترضین اگر اُنکی سخت شرارتوں کا معائنہ کرتے تو پھر ہرگز اعتراض نہ کرتے۔ اور پیشین گوئی مندرجہ قرآن مجید کے کہ لَا اُعَذِّبُہٗ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ موافق اُن ہی پیشین گوئیوں بائبل کے پورے طور پر وقوع میں آئیں۔ اسی شبہ کے دفع کے لیئے فرمایا گیا کہ یہ سب باتیں باذن اللہ ہوئیں اور ایسے فاسقین کی یہی سزا تھی۔ اب میں مختصراً باب ۴۲ یشعیا کی عبارت لکھے دیتا ہوں۔ تاکہ ناظرین کو ظاہر ہو کہ اس قسم کے عذاب جو بظاہر مخالفین کے نزدیک مظنہ اعتراض ہیں۔ وہ ضروری الوقوع تھے۔ دیکھو کتاب یسعیا نبی باب ۴۲۔ "خداوند ایک بہادر کی مانند نکلے گا۔ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اُکسائیگا۔ وہ چلائیگا۔ ہاں وہ جنگ کے لیئے بلائیگا وہ اپنے دشمنوں پر بہادری کرے گا۔ وہ شریعت کو بزرگی دیگا اور اُسے عزت بخشے گا۔ لیکن یہ ایک گروہ ہے جو لوٹی گئی اور غارت کی گئی وہ شکار ہوئے اور کوئی نہیں بچاتا وہ لوٹے گئے اور کوئی نہیں کہتا۔ پھیر دو اسلیئے اس نے اپنے قہر کا شعلہ اور جنگ کا غضب ڈالا اُسپر گرد اگرد آگ لگی۔ انتہی ملخصاً۔ دیکھو کل باب ۴۲ کو۔ اگر مجھکو بسبب طوالت کے ناظرین کی ملالت کا خیال نہ ہوتا تو مفصل طور پر عبارات بائبل سے نقل کرکے دکھلاتا۔ کہ یہ عذاب جو محض اللہ تعالیٰ کی طرف سے موافق پیشگوئیوں مندرجہ بائبل کے واقع ہوئے ہیں جسکی تصدیق لَا اُعَذِّبُہٗ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ میں موجود ہے

[1] اُن کا نخلستان جو تم نے کاٹ ڈالا یا اُن کی جڑوں سمیت کھڑے رہنے دیا تو یہ خدا ہی کے حکم سے تھا اور اللہ تعالیٰ کو منظور تھا کہ نافرمانوں کو رسوا کرے۔ ۱۲

مگر خوف بالسنہ سامعین مانع اسکی تفصیل کا ہوگیا ہے۔ اور اسی لیئے اس سورۃ مائدہ میں اللہ تعالیٰ اس شہادت اہل کتاب کو یاد دلاتا ہے۔ جس کا اقرار حواری کر چکے ہیں کہ نکون علیھا من الشاھدین چنانچہ فرماتا ہے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوَّامِیْنَ لِلّٰہِ شُھَدَآءَ بِالْقِسْطِ[1] پارہ ۶ رکوع ۵۔ اب اس مقام پر مومنین مائدہ کے لیئے یہ ثابت کرنا باقی رہا ہے کہ نزول اس مائدہ کا اولین و آخرین کے لیئے موجب عید و خوشی کا ہوگا سو یہ اظہر من الشمس ہے کہ اول تو خود اللہ تعالیٰ و تبارک نے فرما دیا کہ انا نحن نزّلنا الذّکر و انا لہ لحافظون جو دوام اس مائدہ پر دلالت کرتا ہے اور آخرین قیامت تک اس سے مستفیض ہوتے رہیں گے۔ ایضاً وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ۔ اور حضرت نبی کریمؐ نے بتاکید ہر صدی کے سر پر ایک مجدد دین اسلام کا مبعوث ہونا بطور پیشگوئی کے ارشاد فرمایا ہے۔ اور یہ بھی ارشاد فرما دیا کہ لَوْ کَانَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی حَیَّیْنِ لَمَا وَسِعَھُمَا اِلَّا اتِّبَاعِیْ[2] وغیرہ وغیرہ من الآیات والاحادیث۔ خصوصاً اس چودھویں صدی میں مسیح موعود اور مہدی معہودؑ کا جو مبعوث ہونا علم الٰہی میں تھا جس کی بعثت بڑی عظمت و شان سے واقع ہونے والی تھی۔ اور احادیث صحیحہ میں نبی کریمؐ نے اُسکو اپنا سلام بھی پہنچایا تھا۔ اور بالفاظ نبی اللہ اُس کا لقب ارشاد فرمایا تھا۔ اور اُسکی بعثت کا زمانہ ایک بڑی عید کا دن تھا۔ جو آخرین کے واسطے علم الٰہی میں مقرر ہوا تھا۔ اسلیئے مکذبین اسلام اور منکرین اُس کی بعثت کے لیئے بھی ایسے ایسے عذاب واقع ہوئے کہ جو مصداق لا اعذبہ احدًا من العٰلمین کے ہیں۔ طاعون زلازل۔ طوفان۔ اور دیگر وبائیں قحط شدید وغیرہ وغیرہ۔ جنسے ہر کہ و مہ واقف ہے عیاں راچہ بیاں۔ اسلیئے میں اسکی تفصیل یہاں پر نہیں کرتا۔ دیکھو سلسلہ احمدیہ کے رسالجات اور اشتہارات اور کتب مؤلفہ خاکسار کو اگر اُن پر اعتبار نہ ہو تو اخبارات دنیا کو انگریزی ہوں یا اُردو و فارسی ہوں یا عربی۔ اس امر کا تو ہر ایک ذوالرائے کو اقرار ہے کہ

[1] اے ایمان والو خدا کی گواہی کیلیئے مستعد کھڑے رہو یعنی عدل و انصاف کے ساتھ گواہی دو۔ ۱۲

[2] اور اگر ہوتے موسیٰ اور عیسیٰ زندہ تو اُنکو سوا میری پیروی کے کچھ مجال اور گنجائش نہیں ہوتی۔ ۱۲

یہ تمام عذاب غیر معمولی طور پر واقع ہوئے ہیں۔ گو وہ مسیح موعودؑ کی تصدیق اپنے تعصب و عناد کی وجہ سے نہ کریں بیان مذکورہ بالا سے ہر چہار امر تو ثابت ہو گئے یعنی ناکل منہا کیونکہ سلطنتیں کی سلطنتیں اہل اسلام کے قبضہ میں آگئیں اور اطمینان قلب کیونکہ پچھلی پیشگوئی بائیبل کی تصدیق واقعات محمدیہ نے فرما دی اس سے بڑھکر اطمینان قلب اور کیا ہوگا۔ اور صدق رسالت کا علم اہل بصیرت کو حاصل ہو گیا گو معاندین کو حاصل نہ ہو اب جو کوئی نزول اس مائدہ کے صدق سے انکار کرے اور نکون علیہا من الشاہدین میں داخل نہ ہو تو اس کی بے ایمانی اور ہٹ دھرمی میں کیا شک ہے اور حضرت عیسیٰؑ کے الفاظ دعا میں جو اس مائدہ کا نزول اوّلین و آخرین کے لیے عید ہونا عرض کیا گیا تھا۔ اسکو واقعات مجددین خصوصاً حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاءؑ کے معجزات نے ثابت کر دیا۔ تو اب بخوبی ثابت ہو گیا کہ حضرت عیسیٰؑ کی دعا کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے بالفاظ انّی منزلها بطور پیشگوئی کے قبول فرمایا تھا۔ وہ واقع ہو گئی۔ کما قال المسیح موعودؑ

چوں بیاید بہار باز آید ❁ موسم لالہ زار باز آید
وقت دیدار یار باز آید ❁ بیدلاں را قرار باز آید
ماہر وی نگار باز آید ❁ خور بہ نصف النہار باز آید
باز خندد نب زلال و گل ❁ باز خیزد ز بلبلاں غلغل

ایّها الاحباب اس عید آخرین کو جو حضرت عیسیٰؑ اوّل کی دعا کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا اور حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء عیسیٰ ثانی کے زمانہ بعثت میں تھا اور جسکے حکم و آخرین منهم لما یلحقوا بهم کے وہ عود کر آئی ہے کیا تم اس عید خوشی کے دن میں جسکو حضرت جری اللہ علیہ السلام نے اس اپنے کلام پاک میں بہار اور موسم لالہ زار وغیرہ کے ساتھ تعبیر فرمایا ہے اسکے پودوں شاخوں اور پھلوں اور پتوں اور پھولوں کی سرسبزی اور سیرابی کے لیئے اپنے زخارف دنیوی کو جو تم سے قریب جدا ہونے والے ہیں۔ اور تم ان تمام زخارف سے جدا ہونے والے ہو کیا خرچ نہ کروگے۔ اور اسکی جزا ایسی تو تم کو ابدالآباد کے لیئے عیش جاودانی اور جنات رحمانی حاصل ہونگی۔ و للآخرة خیر و ابقیٰ۔

مجھکو تو اپنی جماعت کے احباب سے بعید معلوم ہوتا ہے کہ ایسی سعید روحیں جو حضرت مسیح موعود پر ایمان لائے ہیں۔ وہ اس ادانی زخارف کو اس باغ کے اشجار کی سیرابی کے لیئے جو حضرت مسیح موعودؑ نے بموجب دعا مسیحؑ اوّل لگائے ہیں۔ اُس میں صرف نہ کروگے۔ وہ اشجار کیا ہیں دیکھو یہ ہیں لنگرخانہ تعلیم علوم دینی کے مدارس اشاعت اسلام صیغہ تعمیر وغیرہ وغیرہ اور تمھارے سامنے موجود ہیں۔ اور اب ایام عید کے ہیں۔ اور تم اُن کو مشاہدہ کر رہے ہو پس ضرور بالضرور زخارف فانیہ کو خرچ کر کے جنات اور بہار جاودانی خریدو اور اسکے خریدتے ہیں ہرگز دریغ نہ کرو ۔ یہ عید کے دن تم کو پھر نہ ملیں گے۔ اور تمھارے ہاتھ سے یہ موقعہ جاتا رہیگا۔ اور تم کو کف افسوس مل مل کے ان زخارف فانیہ کو چھوڑنا پڑیگا۔ اور یہ باغ تو سر سبز ہوکر ہی رہیگا۔ ؎

بمفت این اجر نصرت را دہندت ای اخی ورنہ ٭ قضائے آسمان است این بہر حالت شود پیدا

دیکھو صیغہ تعمیر کی آیت ذیل میں۔ تبارك الذی انشاء جعل لك خیرًا من ذٰلك جناتٍ تجری من تحتها الانهٰر و یجعل لك قصورا اور اس عمارت کا بھی اب ملاحظہ کرلو کہ اس کو اب کیا کیا حاجتیں درپیش ہیں۔ کیا اسرار الٰہی ہیں کہ مسیحؑ اسرائیلی نے تو اس مائدہ کے نزول کے لیئے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے اُسکو قبول فرمایا۔ اور مسیحؑ محمدی کو رؤیا میں اس مائدہ جسمانی کے بھی قائم کرنیکے لیئے حکم ہُوا۔ پھر مسیح موعودؑ محمدی نے اُس مائدہ جسمانی کو زیر سایہ گورنمنٹ عالیہ جو مسیح اوّل کے نام لیوا ہیں بطور نشان کے قائم کیا جسکا دوسرے لفظوں میں لنگرخانہ اور مہمانخانہ نام رکھا سبحان اللہ اللہ اکبر و الحمد للہ۔ نکتہ ہاست بسے محرم اسرار کجا است۔ کیونکہ ضمیر ہا کی اُسی مائدہ کی طرف راجع ہے کہ جو بصفات مذکورہ موصوف ہے اور یہ بھی ثابت ہوگیا۔ کہ اوّلین و آخرین میں سے جن مکذبین نے اس مائدہ کا کفر کیا اُنپر عذاب ہائے شدید بھی ایسے واقع ہوگئے۔ جو پچھلے زمانوں میں اُنکی نظیر نہیں ملتی پس مراد اس مائدہ سے یہی شریعت کاملہ اسلامیہ ہے جو موجب دخول جنت ہے۔ جسکی حقیت بدلائل عقلیہ و نقلیہ بحولہٖ و قوتہٖ ہم نے

ثابت کردی۔ اب ہم احادیث صحیحہ سے شریعت اسلامیہ کا مائدہ ہونا بزبان نبی کریم صلی اللہ وآلہ وسلم ثابت کرتے ہیں انشاء اللہ کہ جس کا انکار کوئی مشکک کرسکے مثل مشہور ہے سہ

اذا جاء منہر اللہ بطل نہر معقل ٭ وھو ھذا۔ عن جابر قال جاءت الملئکۃ الی النبیؐ صلعم وھو نائم فقالوا ان لصاحبکم ھذا مثلاً فاضربوا لہ مثلاً قال بعضھم انہ نائم وقال بعضھم ان العین نائمۃ والقلب یقظان فقالوا مثلہ کمثل رجل بنی دارا وجعل فیھا مادبۃ وبعث داعیا فمن اجاب الداعی دخل الدار واکل من المادبۃ ومن لم یجب الداعی لم یدخل الدار ولم یاکل من المادبۃ فقالوا اولوھا لہ یفقھھا قال بعضھم انہ نائم وقال بعضھم ان العین نائمۃ والقلب یقظان فقالوا الدار الجنۃ والداعی محمد[44] فقد عصی اللہ ومحمد فرق بین الناس

رواہ البخاری باب اعتصام بالکتاب والسنہ۔ ومشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۹۔

سہ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ درحالیکہ نبی کریمؐ سو رہے تھے کچھ فرشتے آپ کے پاس حاضر ہوئے پس کہا انہوں نے کہ اس تمہارے صاحب کے لیے ایک مثل ہے اس مثل کو تم بیان کرو اسکے لیے بعضوں نے کہا کہ آنحضرتؐ سو رہے ہیں۔ اور بعض نے کہا آپ کی آنکھ سو رہی ہے لیکن دل آپ کا جاگ رہا ہے پس کہا انہوں نے اسکی مثل ایسی ہے کہ کسی بڑے آدمی نے ایک مکان بنایا اور اس مکان میں ایک عام خوان اقسام اقسام کے طعام کا مہیا رکیا اور بھیجا ایک دعوت کے اذن بھیجنے والے کو پس جس شخص نے اس داعی کی دعوت کو قبول کیا تو اس مکان میں داخل ہوا اور اس خوان سے کھانا کھایا اور جس شخص نے اس داعی کی دعوت کو قبول نہ کیا نہ وہ اس خوان سے کھانا کھا سکا اور مکان میں بھی داخل نہیں ہو سکا۔ پس کہا انہوں نے اس حکایت اور مثل کی تعبیر بیان کرو تاکہ وہ اسکو سمجھ لے پس بعض نے کہا کہ تحقیق آپ سو رہے ہیں اور بعض نے اس کا وہی جواب دیا کہ بے شک آپکی آنکھ سو رہی ہے اور آپکا دل جاگ رہا ہے پس بیان کیا انہوں نے کہ تعبیر مکان کی جنت ہے اور مراد داعی سے محمد صلعم ہیں۔ جس شخص نے فرمانبرداری کی محمد صلعم کی پس تحقیق اطاعت کی اللہ تعالیٰ کی اور جس شخص نے نافرمانی کی محمد صلعم کی اس نے نافرمانی کی اللہ تعالیٰ کی اور محمدؐ صلعم فرق کرنے والے ہیں مومن کو کافر سے درمیان تمام آدمیوں کے روایت کیا اس حدیث کو صحیح بخاری نے باب الاعتصام بالکتاب والسنہ میں صفحہ ۱۷۴ اور مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۹- ۱۲

۴۴ فمن اطاع محمدا فقد اطاع اللہ ومن عصی محمدا

عن ربیعة الجرشی۔ قال اتی نبی اللہ صلعم فقیل لہ لتنم عینک و لتسمع اذنک و لیعقل قلبک قال فنامت عینی وسمعت اذنای و عقل قلبی قال فقیل لہ سید بنیٰ دارًا فصنع فیہا مادبة وارسل داعیاً فمن اجاب الداعی دخل الدار واکل من المادبة ورضی عنہ السید ومن لم یجب الداعی لم یدخل الدار ولم یاکل من المادبة وسخط علیہ السید و محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم الداعی والدار الاسلام والمادبة الجنة۔[1] رواہ الدارمی ومشکوٰة شریف صفحہ ۲۱۔

ان دونوں احادیث میں جو لفظ مادبہ کا ہے اُسکے معنی اور مائدہ کے معنی مترادف ہیں صرف اتنا فرق ہے کہ بوقت پیشگوئی جب تک کہ واقع نہیں ہوئی تھی۔ اُسکو مائدہ ہی کہنا مناسب تھا۔ کیونکہ مائدہ کے معنی اُس خوان کے ہیں کہ جسپر اقسام اقسام کے طعام موجود ہوں لیکن جبکہ اُس مائدہ کے واسطے کوئی شخص لوگوں کو دعوت کرنیوالا اور بلانیوالا موجود ہو جاوے تو پھر اُس مائدہ کو مادبہ کہنا ہی لازم ہے چنانچہ مادبہ کے معنی صراح وغیرہ میں جو لکھے ہیں وہ مہمانی کے معنی ہیں۔ اور اُسکے مادہ میں لوگونکو مہمانی کے واسطے بلانا داخل ہے۔ آدبٌ موٴدبٌ بمہمانی خوانندہ ویقال منہ آدب القوم یودبہ ایہ ابًا مادبہ بفتح الدال ومہمانی مادب جمع انتہٰی بلفظ الصراح پس جب کہ ان حدیثوں سے یقینی طور پر ثابت ہوگیا کہ جب آنحضرت صلعم کو اللہ تعالیٰ

[1] اور حضرت ربیعة الجرشی فقیہ سے روایت ہے کہا انہوں نے نبی صلعم کے پاس کہا گیا واسطے آنحضرت صلعم کے اور چاہیے کہ سوتی رہیں آپکی دونوں آنکھیں اور چاہیے کہ سُنتے رہیں آپکے کان اور چاہیے کہ سمجھے آپکا دل فرمایا آپنے سوتی ہیں دونوں آنکھیں میری اور سُنتے ہیں دونوں کان میرے اور سمجھتا ہے دل میرا کہا راوی نے پس کہا گیا میرے لیئے۔ کہ ایک سردار ہے بنایا اُس نے ایک مکان پس طیار کیا اُس مکان میں ایک خوان طرح طرح کے کھانوں کا اور بھیجا ایک دعوت کرنیوالے کو پس جس شخص نے قبول کیا داعی کی دعوت کو داخل ہوا مکان میں اور کھایا اُس خوان میں اور خوشنود ہوا اُس سے اور جس شخص نے کہ داعی سردار کی دعوت کو قبول کیا نہ وہ داخل ہوا مکان میں اور کھانا بھی اُس خوان میں سے کچھ نہ کھا سکا اور بہت ناراض ہوا اُسپر سردار فرمایا اللہ تو سردار ہے اور محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم داعی ہیں اور مکان دین اسلام ہے اور خوان جنت ہے روایت کیا اُسکو دارمی شریف نے اور مشکوٰة شریف صفحہ ۲۱ میں ۱۲۔

شیخ الہی بخش تاجر کتب اکبرآباد

نے داعی مقرر کرکے اس مادبہ کے واسطے دنیا میں مبعوث کیا تو وہی مائدہ جسکی پیشگوئی قرآن مجید میں بلفظ مائدہ موجود ہے اُسکی تعبیر بلفظ مادبہ کرنا ہی مقتضائے فصاحت و بلاغت ہی سبحان اللہ کسقدر اعلیٰ درجہ کی فصاحت و بلاغت ہے کہ جس وقت میں اُس خوان کو مائدہ کہنا چاہیئے تھا جو قبل وقوع پیشگوئی کا وقت تھا۔ اُس وقت میں اُس خوان کو مائدہ کہا گیا اور جس وقت میں کہ وہ پیشگوئی پوری ہوئی اور اُس خوان کے واسطے مہمانی کیلیئے بلانیوالا مبعوث ہوگیا۔ تب اُسی خوان کو مادبہ کہا گیا۔ پس نبی کریم صلعم کی زبان مبارک سے بذریعہ احادیث صحیحہ صحیح بخاری وغیرہ کے بخوبی ثابت ہوگیا۔ کہ مراد مائدہ سے بذریعۂ احادیث اسلام کی شریعت ہی ہے جو موجب دخول جنت ہے جسپر تمام مناسبات سورہ مائدہ میں مذکور فرمائے گئے ہیں۔ اور اپنے وقت خاص پر بذریعہ بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے یہ پیشگوئی عظیم الشان واقع بھی ہوگئی۔ جسکے پورے ہونیکی شہادت واقعات نے اس وقت تک دیدی جو زمانہ بعثت جری اللہ فی حلل الانبیاءؑ کا ہے والحمد للہ ثم الحمد للہ

سوال :۔ اگر کوئی شخص شبہ کرے کہ سلطنت عیسائیوں کی جو تمام دنیا کو گھیرے ہوئے ہے یہی وہ مائدہ ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے۔

الجواب :۔ اس کا جواب شافی وکافی ہمارے کُل مضمون ماسبق سے معلوم ہو سکتا ہے۔ جس کا مختصر بیان یہ ہے۔ یہ امر تو مسلّم ہے کہ دنیاوی نعمتیں اور دولتیں انتہا درجہ کی سریع الزوال ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت ازلی ابدی ہے پس مقتضائے ربوبیت جو حضرت عیسیٰؑ کی دعا میں ربّنا کے ساتھ ذکر ہوئی ہے وہ ربوبیّت ابدالآباد تک ضروری ہوگی۔ اور یہ امر ثابت ہوچکا کہ بوقت نزول اس مائدہ کے جس نے اُسکی توہین اور تکذیب کی وہ فانی اعذّبہ عذابًا لا اعذبہ احدًا من العلمین کا مصداق ہوگیا۔ پس اس سے یہ تو ثابت ہُوا کہ مکذبین اس مائدہ کے آخرت میں جسکی نسبت والاخرۃ خیر وّ ابقیٰ وارد ہے۔ فلاح نہیں پا سکتے۔ پس یہ سلطنت دنیاوی جو چند روزہ اور سریع الزوال ہے اس مائدہ کی مصداق کیونکر ہوسکتی ہے۔ اور حضرت عیسیٰؑ کی دعا میں لفظ خیر الرّازقین کا بھی موجود ہے۔ جو مقتضی ہے کہ اُس کی رزّاقیت آخرت میں بھی دائم قائم رہے لیکن مکذّبین بوقت نزول اس مائدہ کے حسب وعید جب دنیا ہی میں ناکامیاب رہے۔ تو آخرت میں خیر الرّازقین کی رزّاقیت سے حصہ یاب

کیونکر ہو سکتے ہیں۔ پس ممکن نہیں کہ یہ سلطنت دنیاوی چندروزہ اور سریع الزوال اس مائدہ کی مصداق ہو سکے۔ ہاں اگر اس سلطنت کے ساتھ آخرت کی سلطنت بھی حاصل ہو۔ تو اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت اور صفت رزاقیت جو دعا میں مندرج ہے وہ صحیح ہو سکتی ہے والا فلا۔

جواب دوم:۔ خود حواریوں کی درخواست میں اطمینان قلب اور حصول علم موجود ہے جس کے حصول کے بعد نکون علیھا من الشاھدین کا ظہور ہو سکتا ہے اور یہ اطمینان قلب اور علم کما ینبغی صداقت رسالت کا اور پھر اسپر شاہد ہونا بغیر حصول الہام اور وحی و مکاشفات کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ لیکن الہام اور وحی کا ہونا بغیر تصدیق اس مائدہ کے ممکن نہیں۔ جسکے کامل ثبوت آنحضرت صلعم کے وقت سے لیکر آجتک حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاءؑ نے تمام عالم پر ظاہر فرما دیئے۔ اور بخوبی ثابت کر دیا۔ کہ بغیر تصدیق اس مائدہ کے الہام اور وحی سوائے اتباع کتاب و سنت کے ہرگز ہرگز ممکن نہیں ہے۔ دیکھو اشتہارات رسائل اور کتب حضرت اقدسؑ کو ہاں ہماری گورنمنٹ عادلہ ادام اللہ اقبالہا نے جو تعلیمات اصلاح دنیوی قرآنی کو بڑے شد و مد کے ساتھ اخذ فرمالیا ہے۔ اسی لیئے اسکی ترقی روز افزوں اور شوکت و جلال از حد بیروں وقتاً فوقتاً ہوتی چلی جاتی ہے جیسا کہ صیغہ شفاخانہ۔ صیغہ تعلیم و اماطۃ الاذی عن الطریق خبرگیری یتامی و مساکین رفاہ خلائق آزادی مذاہب انصاف عدل مجالس شوریٰ وغیرہ وغیرہ ہیں جسکی تاکیدات شدیدہ کتاب و سنت میں وارد ہیں اور ہم نے آیت الیوم اکملت لکم دینکم میں تفصیل سے بیان کی ہیں اللھم زد اقبالھا و شوکتھا و زد اجلالھا و دولتھا صدق اللہ تعالیٰ من کان یرید الحیوۃ الدنیا و زینتھا نوف الیھم اعمالھم فیھا وھم لا یبخسون الی اخرہ ؂

ھذا ما الھمنی اللہ تعالیٰ فی تفسیر آیت المائدہ و اٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ علیٰ سید المرسلین صلوٰۃ دائمۃ الی یوم الدین [۱]

---

[۱] یہ وہ مضمون ہے کہ جو الہام کیا ہے مجھکو اللہ تعالیٰ نے آیت مائدہ کی تفسیر میں اور اخیر میں دعا ہماری یہ ہے کہ تمام تعریفیں اور خوبیاں واسطے اللہ تعالیٰ کے ہیں جو پروردگار تمام عالموں کا ہے اور رحمت کاملہ نازل ہووے اوپر سردار رسولوں کے ہمیشہ

قاعدہ یسرنا القرآن نو ترمیم

یہ قاعدہ جسقدر مفید اور مقبول ثابت ہوا ہے محتاج بیان نہیں عام طور پر کئی کئی سال تک بچوں کی عمریں ضائع ہوجاتی تھیں اور قرآن شریف ختم نہیں ہوتا تھا۔ اور جو کسی بچے نے قرآن شریف ختم بھی کیا تو ایسا کہ دوبارہ پڑھاؤ تو ایک سطر رواں اور صاف نہیں پڑھ سکتا۔ مگر اس قاعدہ کے پڑھانے سے ایک بچہ چھٹے ماہ میں قرآن شریف ختم کرلیتا ہے۔ اور اس میں اسقدر طاقت پیدا ہوجاتی ہے کہ عربی کی کوئی کتاب جسپر اعراب دیئے ہوں بلاتکلف پڑھ لیتا ہے اس قاعدہ کے چار ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگئے۔ اب مصنف صاحب قاعدہ مذکور نے نہایت محنت اور جانفشانی سے سابق قاعدہ میں ترمیم کرکے بہت مفید باتیں اور ایزادی کی ہیں اور جابجا اساتذہ کے لیئے کارآمد نوٹ دیئے ہیں۔ لکھائی اور چھپائی عمدہ ہے۔ کاغذ بھی اعلیٰ لگایا گیا ہے۔ جو احباب اپنے عزیز بچوں کو صحیح قرآن شریف پڑھانیکے خواہشمند ہوں وہ یہ قاعدہ شروع کرائیں قیمت مکمل قاعدہ عربی ۲ر صرف حصہ اوّل ۰ر اردو قاعدہ ار محصولڈاک ۰ر

براہین احمدیہ مکمل چار جلد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہلی لاجواب بےنظیر پُرمعارف تصنیف جسکا حجم قریب ۶۰۰ صفحہ کے ہے۔ اور جسکی قیمت پہلے ۲۵ تھی اب اشاعت اسلام کی غرض سے ۴ع مر کردی گئی ہے۔

اظہار حق

اس کتاب میں بڑی وضاحت کے ساتھ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے سوانح اور اقوال سری گرنتھ صاحب جنم ساکھی۔ تواریخ خالصہ اور سکھوں کی دیگر مستند کتابوں سے لیئے گئے ہیں اور جن کے جابجا مفصل حوالے بھی دیے گئے ہیں۔ یہ ثابت کیا گیا ہے کہ باوا صاحب ہندوؤں کے عقائد سے بالکل بیزار تھے۔ مورتی پوجا۔ مسئلہ چھوت چھات۔ تیرتھوں۔ رسم جنؤ اور تناسخ وغیرہ کا کھنڈن یعنی ردّ کرتے تھے۔ اسلام کے مشہور اولیائے کرام رضی کے مقابر پر فیض حاصل کرنیکے لیئے چلہ کشی کرتے تھے۔ تین سال سے زیادہ اس کتاب کو شائع ہوئے ہوگئے ہیں۔ مگر ابتک کسی ہندو یا سکھ کو اسکا جواب لکھنے کی طاقت نہیں ہوئی جن صاحبوں کو سکھ مذہب کی تحقیق یا باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے سوانح پڑھنے کا شوق ہو یا جن احباب کو سکھوں کے ساتھ کبھی بات چیت کرنیکا موقعہ ملتا ہو وہ ضرور یہ کتاب پڑھیں قیمت ۵ر

درخواستیں بنام مینیجر میگزین۔ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب) آنی چاہیئیں۔